www.KitaboSunnat.com

قاری محمد ابوبکر العاصم*

نظر ثانی: قاری محمد ادریس العاصم**

اہل حدیث قراء کرام کے مشائخ عظام

''برصغیر پاک و ہند میں تجوید وقراءات کے آغاز وارتقاء'' کے ضمن میں ماہنامہ رُشد قراءات نمبر (حصہ اول) میں شیخ المشائخ قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ اور شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ کے تفصیلی نگارشات کو پیش کیا گیا تھا، جس کے آخر میں برصغیر پاک و ہند میں اہل حدیث قراء کرام کی تجوید وقراءات میں خدمات کی بھی تفصیلی وضاحت بطور اضافہ کردی گئی تھی۔ زیر نظر مضمون اُسی سلسلہ میں لکھی گئی دوسری تحریر ہے، جو شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ کے فرزند اَرجمند قاری ابوبکر العاصم حفظہ اللہ نے لکھی ہے، جس میں جہاں یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ جماعت اہل حدیث میں یہ علم کس طرح منتقل ہوا، وہیں دیوبندی مکتب فکر کی تجوید وقراءات کے باب میں خدمات کا بھی ایک مختصر جائزہ پیش کردیا گیا ہے۔

یہ بات شک وشبہ سے بالا ہے کہ غیر منقسم ہندوستان، جو کہ بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش کی صورت میں دنیا کے نقشہ پر موجود ہے، میں علم تجوید وقراءات کو منتقل کرنے اور پھر اسے فروغ دینے میں دیوبندی قراء حضرات کی خدمات دیگر مسالک کے مقابلے میں زیادہ نمایاں ہیں، جن میں بعدازاں اہل حدیث قراء اور بریلوی مجودین نے بھی اپنا حصہ شامل کیا۔ ان تمام مسالک کی مساعی جمیلہ سے برصغیر پاک وہند میں آج یہ علم پھر سے زندہ ہوگیا ہے، جس کے فروغ میں فرقہ وارانہ تعصبات کو دور رکھ کر تمام مکاتب فکر کی مشترکہ ہمہ جہت کاوشوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ [ادارہ]

اللہ وحدہ لاشریک نے اپنے آخری کلام بے مثال یعنی قرآن مجید فرقان حمید میں اپنے بھیجے ہوئے انبیاء ورسل کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ان انبیاء کے واقعات وقصص بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص بھی اللہ کا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقربین میں شمار کرلیتے ہیں چاہے وہ مردوں میں سے ہو یا خواتین میں سے جیسا کہ اللہ وحدہ لاشریک اپنے قرآن میں بیان بھی فرما رہا ہے:

﴿نَحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ اَحۡسَنَ الۡقَصَصِ بِمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ وَاِنۡ كُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِيۡنَ﴾

یہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان ہورہا ہے اور اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرکے فرما رہا ہے کہ ''ہم آپ ﷺ کے سامنے بہترین واقعہ پیش کرتے ہیں، اس قرآن سے جو ہم نے آپ ﷺ کی جانب وحی کے

* مدرس المدرسة العالیة تجوید القرآن، جامع مسجد لسوڑی والی، لاہور

** مدیر المدرسة العالیة تجوید القرآن، جامع مسجد لسوڑی والی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے نازل کیا ہے اور یقیناً آپ ﷺ اس سے پہلے اس واقعہ سے بے خبر تھے۔'' [یوسف:٣]

ایسے ہی مختلف انبیاء علیہم السلام کے واقعات کا تذکرہ قرآن حکیم میں ہوا ہے جیسے:

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴾ [مریم:٤١]
یعنی ''اور اس کتاب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کریں بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔''

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ [مریم:٥١]
یعنی ''اور اس کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیجئے جو بڑے مخلص رسول اور نبی تھے۔''

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ [مریم:٥٤]
یعنی ''اور اس کتاب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ کیجیے وہ بڑے وعدے کے سچے رسول اور نبی تھے۔''

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴾ [مریم:٥٦]
یعنی ''اور اس کتاب میں حضرت ادریس علیہ السلام کا ذکر کیجئے وہ بھی بڑے صادق پیغمبر تھے۔''

ان آیات بینات سے ثابت ہوا کہ یہ اللہ رب العزت کا حکم ہے کہ نیک لوگوں کا تذکرہ کیا جائے ، کیونکہ یہ حضرات اپنے کارناموں کی وجہ سے اور اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے زندہ ہیں جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے

الجاهلون قبل فموتى موتهم
والعالمون وان مّا توفا حياء

یعنی ''جہلاء تو مرنے سے پہلے ہی مردوں میں شمار ہوتے ہیں اور علماء کرام مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں۔''
اسی طرح ایک اور شعر ہے:

افو العلم حي خالد بعد موته
وأوصاله تحت التراب رحيم

یعنی ''عالم مرنے کے بعد بھی جب کہ اس کی ہڈیاں تک مٹی میں مل چکی ہوتی ہیں زندہ رہتا ہے۔''

ماہنامہ 'الرشد' کے پچھلے شمارے (جو قراءات نمبر کی جلد اوّل تھی) میں مسلک اہل حدیث کے بعض نامور قراء اور علماء کا تذکرہ کیا گیا جو تجوید وقراءات کے ماہر تھے، اس علم سے شغف رکھتے تھے، اس کو محبوب جانتے تھے اور اس علم کی ترویج واشاعت میں ہر دم کوشاں رہتے تھے۔ اسی ضمن میں راقم الحروف کچھ مزید نام بیان کرنا چاہے گا۔

بطل حریت حضرت مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے چینیاں والی مسجد میں تقسیم ہند سے قبل ہی تجوید وقراءات کا مدرسہ قائم کیا تھا۔ مدرسہ تجوید القرآن چینیاں والی لاہور کا قدیم ترین ادارہ تھا اور اس سے پہلے لاہور میں تجوید وقراءات کا کوئی ادارہ نہیں تھا۔ اس عظیم مرکز سے مسلک اہل حدیث اور غیر اہل حدیث مسالک میں بہت جلیل القدر قراء کرام پیدا ہوئے جن کا تذکرہ گذشتہ شمارے میں ہو چکا ہے۔ اس عظیم الشان مرکز تجوید وقراءات سے حضرت مولانا قاری فضل کریم رحمہ اللہ، حضرت مولانا قاری محمد شریف رحمہ اللہ، حضرت قاری محمد اسماعیل رحمہ اللہ اور استاذ القراء والمجودین قاری المقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ جیسے نامور قراء وابستہ رہے اور شاندار علمی خدمات انجام دیں۔

اسی طرح استاذ القراء قاری عبد الوہاب مکی رحمہ اللہ جامعہ رحمانیہ میں کئی سال تجوید وقراءات پڑھاتے رہے جہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے بہت بڑی تعداد میں طلباء اور طالبات نے استفادہ کیا۔

حضرت مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کی اپنی یہ کیفیت تھی کہ قرآن مجید کو بڑے صحیح اور تجوید کے قواعد کے مطابق اور بڑے سوز و گداز سے پڑھتے تھے اور آپ کا قرآن سن کر سننے والوں کی آنکھیں پُرنم ہو جاتی تھیں۔ اسی طرح آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا سیّد ابوبکر غزنوی رحمہ اللہ حضرت قاری فضل کریم رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ وہ بھی قرآن حکیم بڑا عمدہ اور قواعد تجوید کے مطابق پڑھا کرتے تھے اور ان کی تلاوت بھی دلوں میں اترتی چلی جاتی تھی۔

چینیاں والی مسجد کے امام حافظ محمد بشیر بھوجیانوی جو کہ حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی ① کے رشتہ دار تھے بہت خوبصورت اور تجوید کے مطابق قرآن پڑھا کرتے تھے۔ حافظ بشیر صاحب کے استاذ محترم حافظ محمد سلیمان بھوجیانوی رحمہ اللہ بڑا عمدہ، خوبصورت اور تجوید کے مطابق قرآن پڑھا کرتے تھے۔

چینیاں والی مسجد اور لسوڑیوالی مسجد دونوں مساجد میں ایک صاحب حافظ محمد شریف رحمہ اللہ امام رہے ہیں۔ یہ حافظ محمد شریف رحمہ اللہ بھی قرآن کو تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بڑی خوبصورت آواز کے مالک تھے اور لوگ بڑی دور دور سے ان کے پیچھے نماز ادا کرنے کے لیے آیا کرتے تھے۔ حافظ محمد شریف رحمہ اللہ کی عمدہ پڑھت کی تعریف اہل حدیث حضرات تو کرتے ہی تھے دیوبندی اور بریلوی حضرات بھی ان کی خوبصورت آواز اور ادا کے معترف تھے۔

میر محمد ضلع قصور کو بہت نامور قراء کرام کا مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے جن میں استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ، فخر القراء قاری محمد سلمان میر محمدی حفظہ اللہ، قاری محمد صہیب میر محمدی حفظہ اللہ، قاری محمد عمران یوسف میر محمدی حفظہ اللہ اور ان کے والد ماجد جناب قاری محمد یوسف میر محمدی رحمہ اللہ بڑے نمایاں نام ہیں۔ قاری محمد یوسف میر محمدی رحمہ اللہ استاذ القراء حضرت قاری المقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کے بڑے لاڈلے شاگرد تھے۔ ان کا جوانی میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ بڑے خوبصورت، خوب سیرت اور خوش گلو قاری تھے۔

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ یہ میر محمد تقسیم ہندوستان سے پہلے بھی تجوید و قراءت کا ایک بڑا اہم مرکز تھا جس میں حضرت حافظ محمد میر محمدی رحمہ اللہ طالب علموں کو قرآن کریم اور تجوید و قراءت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ بڑے بڑے علماء کرام قرآن اور تجوید و قراءت کی تعلیم کے لیے میر محمد تشریف لاتے تھے۔ انہی مشہور و معروف علماء میں ایک نام شیخ الحدیث حافظ محمد عبد اللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ کا بھی ہے جو کہ استاذ القراء حافظ محمد میر محمدی رحمہ اللہ سے میر محمد میں استفادہ کرتے رہے ہیں۔

تجوید و قراءت پر تصنیفی و تحقیقی کام میں بھی گذشتہ اَدوار سے ہی علماء اہل حدیث سرگرم رہے ہیں ان میں شیخ الحدیث محمد عبدہ الفلاح رحمہ اللہ نے علوم القرآن اور خصوصاً تجوید و قراءت پر مختلف رسائل و جرائد میں بڑے تحقیقی اور علمی مضامین تحریر کیے۔ اسی طرح علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ نے بھی تجوید اور اس کی اہمیت سے متعلق مضامین تحریر کیے جو مختلف جرائد و رسائل میں طبع ہوئے۔ لازمی امر ہے کہ یہ کام وہی شخص کرے گا جو تجوید سے محبت اور شغف رکھتا ہوگا۔

یہ ایک مختصر سا مضمون ذہن میں محفوظ کچھ یادوں سے ترتیب دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی خدمت میں ہمہ وقت مشغول رکھے اور روز محشر ہمیں خادمین قرآن میں شمار کرے۔ آمین یا رب العالمین

بعد اَزاں عرض کرتا ہوں کہ جیسا کہ تذکرہ کیا گیا کہ نامور اساتذہ تجوید وقراءات مسلک اہل حدیث کے مدارس سے وابستہ رہے اور انہوں نے وہاں بڑی شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ انہی نامور قراء کرام کے حالات کا آئندہ صفحات میں تذکرہ ہوگا۔

① شیخ المشائخ قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ

نام ونسب

آپ کا نام اظہار احمد بن اعجاز احمد بن منشی ابراہیم احمد تھانوی تھا۔ آپ ۹ ذیقعدہ بروز منگل بمطابق ۱۹۳۰ء کو مشہور قصبے تھانہ بھون میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

چھ سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم مدرسہ امداد العلوم جو خانقاہ امدادیہ میں واقع تھا، سے شروع کی۔ سب سے پہلے قرآن پاک حفظ کیا۔ پھر نحو وصرف کی کتب، تاریخ، سیرت، اَدب، منطق، فقہ کی ابتدائی کتب کافیہ، فصول اکبری اور نفحۃ الیمن اور اس کے علاوہ عربی کتب بھی پڑھیں۔

مظاہر علوم سہارنپور میں حصول تعلیم

مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون سے فراغت کے بعد آپ مزید تعلیم کے لیے مظاہر العلوم سہارنپور تشریف لے گئے۔ وہاں اپنے وقت کے نامور اَساتذہ سے استفادہ فرمایا اور دورہ حدیث کیا۔ مظاہر العلوم میں دورہ حدیث کرنے کے دوران آپ مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور میں استاذ القراء قاری عبد الخالق رحمہ اللہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتے رہے اور ان سے بھی مشق، حدر اور تجوید میں استفادہ فرمایا۔

پاکستان آمد

جولائی ۱۹۴۷ء میں آپ مظاہر العلوم سے فارغ ہوئے اور بعد اَزاں قیام پاکستان کے فوراً بعد پاکستان تشریف لے آئے۔ یہاں آکر سب سے پہلے آپ نے جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد میں تدریس کی اور بعد ازاں دار العلوم اسلامیہ پرانی انارکلی میں درس نظامی کی کتب پڑھانا شروع کیں۔ اس کے علاوہ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل اور اَدیب فاضل کے امتحانات بھی نمایاں طور پر پاس کیے۔

اَدبی ذوق

حضرت قاری صاحب میں ادبی ذوق اور صحافتی طرزِ نگارش حضرت مولانا اسعد اللہ شاہ رحمہ اللہ کی صحبت میں پروان چڑھا تھا۔ اسی لیے مختلف ملکی اور غیر ملکی اخبارات اور جرائد میں مضامین لکھنے کا سلسلہ تمام زندگی جاری رہا۔ روزنامہ انقلاب میں تو سنڈے ایڈیشن کے انچارج بھی رہے۔ اس کے علاوہ آپ کے مضامین 'دار العلوم دیوبند'، 'الحق'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'الاعتصام'، 'التجوید'، 'اُردو ڈائجسٹ' اور اخبارات میں روزنامہ 'نوائے وقت'، 'جنگ' اور 'انقلاب' وغیرہ میں چھپتے رہے۔ اس کے علاوہ بعض مضامین مثلاً حرف ضاد کی صحیح اَدائیگی سے متعلق مضامین سعودی عرب کے اَخبارات میں بھی چھپتے رہے۔

۱۹۵۳ء میں امام القراء حضرت مولانا قاری المقری عبد المالک رحمہ اللہ ٹنڈوالہ یار سے لاہور تشریف لائے اور دارالعلوم اسلامیہ میں تدریس کا آغاز فرمایا۔ حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ آپ کے اوّل دن سے جانثار خدام میں شامل ہوئے اور آپ سے مسلسل سات سال تک استفادہ فرماتے رہے اور تجوید و قراءت سبعہ وعشرہ کی تکمیل فرمائی اور فن تجوید وقراءت میں مہارت تامہ حاصل کی۔

تدریسی خدمات دارالعلوم اسلامیہ

اسی دوران آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ آپ نے اپنے استاد گرامی کے نائب کے طور پر کام کیا۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ قابل فخر استاذ کو اپنے لائق ترین شاگرد پر کس قدر اعتماد تھا اور یہ اعتماد بے جا بھی نہ تھا، کیونکہ دراصل امام القراء نے حضرت قاری صاحب میں موجود گوہر پوشیدہ کو بھانپ لیا تھا۔ انہیں اپنی خداداد بصیرت کی بدولت معلوم ہو گیا تھا کہ آگے چل کر حضرت استاذ محترم پاکستان میں تجوید وقراءت کے فروغ میں زبردست کردار اَدا کریں گے، لہٰذا حضرت امام القراء نے اسی نہج وخطوط پر آپ کی سات سال تک تربیت کی اور اپنی نگرانی میں تدریس کا کام کروایا۔ وگرنہ تجوید وقراءت کے نصاب سے فراغت تو پانچ سال کے عرصہ میں ہو جاتی ہے۔ ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۹ء بروز منگل کو حضرت امام القراء قاری المقری عبد المالک رحمہ اللہ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ اپنے استاذ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ آپ دارالعلوم اسلامیہ میں تقریباً نو سال پڑھانے کے بعد مدرسہ تعلیم القرآن مکھڈ تشریف لے گئے۔ یہاں حضرت نے ایک سال کا عرصہ گزارا لیکن اپنی اہلیہ کی علالت کی بنا پر چھوڑ دیا۔ جب یہاں سے عید کی چھٹیاں ہوئیں تو حضرت نے دو عدد جانور خریدے اور وہاں سے لاہور تشریف لے آئے۔ ایک جانور آپ نے اپنے لیے رکھا اور ایک اپنے استاذ محترم امام القراء حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ کو تحفتاً پیش کیا۔

مدرسہ تجوید القرآن مسجد چینیانوالی لاہور

حضرت مولانا سید داؤد غزنوی رحمہ اللہ آپ کے پاس مدرسہ زینت القرآن پرانی انارکلی میں تشریف لے گئے اور حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو مسجد چینیانوالی میں آنے کی دعوت دی۔ قاری صاحب رحمہ اللہ نے مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کی شخصیت کو عزت بخشتے ہوئے وہاں تشریف آوری کا وعدہ فرمایا۔ اس وعدہ کو پورا کرتے ہوئے آپ ۱۹۵۸ء میں مسجد چینیانوالی میں جلوہ افروز ہوئے اور ۱۹۶۲ء تک پانچ سال کے عرصہ میں بڑی دل جمعی سے خدمات قرآن سرانجام دیں۔ یہاں سے آپ کے بے شمار تلامذہ تیار ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے ۱۹۶۳ء سے ۱۹۸۱ء تک تقریباً ۱۸ سال کا عرصہ مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور میں پڑھایا۔ یہ مدرسہ ہذا کا زریں اور روشن ترین دور ہے اور اسی دور میں مدرسہ مذکورہ کا نام علم وفن کے لحاظ سے شہرت کی بلندیوں کو چھونے لگا اور بعد ازاں ۱۹۸۱ء سے ۱۹۹۱ء تک بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد میں تجوید وقراءت، حدیث وفقہ اور تفسیر کی تدریسی خدمات سر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام دیں۔

تصانیف

آپ نے پاکستان کے مدارس کے لیے عام فہم، جامع اور دلکش تجوید وقراءت کی نصابی کتب پر کام کیا اور سالہا سال کی طویل محنت کے بعد طلباء کی تعلیمی ضروریات کو مدنظر رکھ کر کتب تالیف فرمائیں جو کہ درج ذیل ہیں:

① جمال القرآن مع حواشي جديده
② تيسير التجويد مع حواشي مفيده
③ مقدمة الجزريه وتحفة الاطفال کا اردو ترجمہ
④ خلاصته التجويد
⑤ مجموعه نادره
⑥ الجواهر النقيه شرح مقدمة الجزريه
⑦ الحواشي المفهمة في شرح المقدمة جو کہ علامہ جزری رحمہ اللہ کے بیٹے کی کتاب ہے اس کا ترجمہ کیا
⑧ شرح شاطبيه مفصلاً (اُردو)
⑨ أمانيه شرح شاطبية (اردو)
⑩ توضيح المرام في وقف حمزة وهشام
⑪ تنشيط الطبع في إجرء السبع محشى (اردو)
⑫ الدراري شرح الدرة
⑬ إيضاح المقاصد شرح عقيله
⑭ شجرة الاساتذه في أسانيد القراء ات العشر المتواترة
⑮ المرشد في مسائل التجويد والوقف
⑯ اَخلاقِ محمدی
⑰ پیغام رمضان (اردو)
⑱ تقاریر ابوداؤد شریف (اردو)

طریقہ تدریس

حضرت قاری صاحب تدریس میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپ بہت آسان اور عام فہم انداز میں کتب تجوید پڑھاتے۔ شاطبیہ، درۃ اور رائیۃ کا پہلے لفظی ترجمہ کرتے پھر بامحاورہ ترجمہ کرتے، پھر صرفی نحوی ترکیب، پھر تشریح وتوضیح، پھر قراءت کا بیان اور بعض مواقع پر جہاں ضروری ہوتا قراءت اور رسم کی توجیہات بھی بیان کرتے۔ قراءت پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کا بھرپور انداز میں دلائل کے ساتھ رد کرتے۔ غرض آپ کا اسلوب تدریس بھی ایک شاہکار ہوتا۔ آپ مسجد چینیاانوالی میں جب پڑھاتے تو اردو کے علاوہ بعض طلباء جو ایران اور افغانستان سے آتے تو ان کو فارسی میں پڑھاتے اور جب اسلام آباد میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں تشریف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گئے تو وہاں عربی میں پڑھایا کرتے تھے۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۹۱ء تک بارہا المقدمة الجزرية، الشاطبية، الدرة، الوجوه المسفرة، ناظمة الزهر، رائیة اور طيبة النشر طلبا کو پڑھائیں۔

آپ سے پڑھنے والے طلبہ کتاب پڑھنے کے بعد دل سے آپ کے حق میں دعا کرتے۔ تجوید وقراءت کی تدریس کے علاوہ آپ نے حدیث فقہ تفسیر اور صرف ونحو کی کتب بھی پڑھائیں۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ ایک بلند پایہ محدث تھے۔ اس لیے کہ آپ نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں صحیح مسلم اور سنن ترمذی کا درس دیا۔ عظیم فقیہ تھے۔ اس لیے کہ آپ نے قدوری، کنز اور هدایه متعدد بار پڑھائیں۔ لاجواب نحوی تھے کہ آپ نے متعدد بار هداية النحو، کافیه، شافیه اور شرح جامی پڑھائیں اور زبردست مفسر تھے کہ تقریباً تیس پینتیس سال تک تفسیر قرآن کا درس دیا۔ جو لاہور کے کچھ نہایت علمی دروس میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر ابن کثیر بھی اسلامک یونیورسٹی میں پڑھائی۔

آپ اردو عربی اور فارسی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ فی البدیہہ اشعار کہہ ڈالنا آپ کا مخصوص طرۂ امتیاز تھا۔

عربی لہجوں پر عبور

ان تمام زبردست تدریس اور تالیفی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ کو عربی لہجوں پر زبردست عبور تھا۔ طوطی ہند امام القراء حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ کے تمام لہجوں کے امین تھے۔ اپنے عالی قدر استاذ سے خوب اور بھرپور انداز میں لہجوں کو حاصل کیا۔ اس کے علاوہ شیخ رفعت رحمہ اللہ سے نہایت متاثر تھے۔ آپ ان کی تلاوت بھی سنتے اور پھر فرماتے کہ شیخ رفعت رحمہ اللہ تلاوت بھی فرماتے ہیں اور تفسیر بھی سمجھاتے ہیں، بعض اوقات ایسے بھی ہوا کہ تلاوت سنتے سنتے آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ تلاوت میں ویسے تو تمام لہجوں پر عبور تھا مگر ترتیل میں حجازی اور حدر میں مایہ لہجے کو بہت محبوب رکھتے۔ فجر کی نماز میں حسینی اور رکب پڑھتے تھے۔ خوبصورت آواز اور لہجوں کے خود بھی مالک تھے اور خوبصورت لہجوں اور آواز کو محبوب بھی رکھتے تھے۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کے خوبصورت لہجوں کے آپ کے سب رفقاء بھی معترف تھے۔ بروایت قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ آپ کے ایک ساتھی قاری صاحب سے سنا کہ میں حضرت قاری المقری قاری حسن شاہ نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دوران گفتگو لحون عربیہ سے متعلق گفتگو میں جب میں نے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ حضرت قاری اظہار احمد رحمہ اللہ لہجوں سے واقف ہیں۔ حضرت قاری حسن شاہ رحمہ اللہ نے فرمایا بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ ہمارے استاذ حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ کے لہجوں کے امین ہیں اور اپنے تلامذہ کو بھی بہت اچھے پیمانے پر سکھاتے ہیں۔

آپ کے نامور شیوخ

① مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ روزانہ یادداشت کے لیے ایک بسکٹ حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے دم کرواتے اور کھا لیتے اس کے علاوہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو اپنی استعمال کی ٹوپی بھی عطاء فرمائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

② حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ
③ حضرت مولانا مدثر بنگالی رحمہ اللہ
④ حضرت مولانا قاری مفتی سعید احمد اجراڑوی رحمہ اللہ
⑤ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ
⑥ حضرت مولانا عبدالرحمٰن کیملپوری رحمہ اللہ
⑦ حضرت مولانا خلیفہ اعجاز احمد رحمہ اللہ
⑧ حضرت مولانا محی الدین بنگالی رحمہ اللہ فاضل دارالعلوم دیوبند جو بعد ازاں دارالعلوم ڈھاکہ کے مفتی بھی رہے۔
⑨ حضرت مولانا اسعد اللہ شاہ رحمہ اللہ
⑩ اور علم تجوید وقراءت کے بے تاج بادشاہ امام القراء حضرت قاری المقری عبدالمالک رحمہ اللہ

اکابر ہم عصر قراء کی نظر میں

بیش بہا اوصاف اور کمالات حمیدہ کی بدولت حضرت استاذ القراء کو دنیا عرب وعجم نے دادِ تحسین اور توصیفی کلمات سے نوازا۔

شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ نے فرمایا کہ میرے استاذ مکرم الشیخ القاری المقری عبد الفتاح السید العجمی المرصفی رحمہ اللہ نے فرمایا شیخ اظہار پاکستان کے علامہ اور تجوید وقراءت کے ماہر ہیں۔

شیخ محمود خلیل الحصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شیخ اظہار تجوید وقراءت کے علوم میں پاکستان میں نمایاں نام ہے۔

ملائیشیا کے شیخ حسن الازہری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت استاذ القراء سے مشق کی اور تجوید وقراءت کے مسائل میں استفادہ کیا۔ پھر فرمایا کاش میرے پاس اس قدر وقت ہوتا کہ آپ سے باقاعدہ طور پر استفادہ کرسکتا۔ جب حضرت قاری صاحب سعودی عرب بحیثیت جج گئے تو وہاں شیخ الازھری رحمہ اللہ بھی جج بن کر تشریف لائے تھے اس دور میں ان سے استفادہ فرمایا۔

مصر کے تجوید وقراءت کے مشہور اساتذہ عظام فضیلۃ الشیخ عبد الحی زہران رحمہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ عبد الغفور مصری رحمہ اللہ نے حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو شیخ القراء فی بلاد الباکستان کے لقب سے یاد کیا۔ حضرت امام القراء قاری المقری عبدالمالک رحمہ اللہ کی نظر میں حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کا کیا مقام تھا۔ یہ حضرت قاری شاکر انور رحمہ اللہ سے بروایت حضرت الشیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ راقم نے سنا، کہ والد صاحب قبلہ (یعنی حضرت قاری عبدالمالک رحمہ اللہ) ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ اگر کچھ بننا ہے تو قاری اظہار احمد رحمہ اللہ کی مانند بنو کہ عالم بھی زبردست ہیں اور قاری بھی شاندار ہیں۔ ایسے ہی حضرت قاری حسن شاہ رحمہ اللہ نے حضرت الشیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ سے فرمایا کہ قاری اظہار رحمہ اللہ ایسی علمی شخصیت ہیں کہ اگر شرح شاطبیہ عربی میں لکھنا چاہیں تو بلاتکلف لکھ سکتے ہیں۔

استاذ القراء والمجودین قاری محمد شریف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فن تجوید وقرآءت پر قلم اٹھانا درحقیقت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کا ہی حق بنتا ہے، کیونکہ ان کو جملہ علوم اور بالخصوص فن تجوید وقراءت پر کما حقہ عبور حاصل ہے۔

www.KitaboSunnat.com

حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ نے استاذ القراء والمجودین شیخ قاری فتح محمد پانی پتی رحمہ اللہ کی رائیہ کی شرح أسهل الموارد میں شیخ موصوف سے کسی تسامح کا ذکر کیا تو انہوں نے جوابی خط میں آپ کی بے حد تحسین فرمائی اور آپ کی تحقیق کو درست قرار دیا۔

حضرت استاذ القراء والمجودین قاری عبدالوہاب مکی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ الاستاذ الفاضل مولوی حافظ قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ علوم قرآءت کے علاوہ دیگر علوم حدیث، فقہ اور تحریر وتقریر کے فنون پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔

استاذ القراء حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ جب مدرسہ تجوید القرآن میں تجوید وقراءت پڑھاتے تھے اس وقت ان کے ساتھ حضرت مولانا بدیع الزمان رحمہ اللہ، فاضل دیوبند، ترجمہ اور عربی کی کتابیں پڑھاتے تھے۔ جب کوئی آدمی مولانا بدیع الزمان رحمہ اللہ سے مسئلہ پوچھتا تو مولانا رحمہ اللہ سب سے پہلے سوال کرتے کہ مولانا اظہار احمد رحمہ اللہ موجود ہیں۔ اگر کہا جاتا کہ موجود ہیں تو فرماتے کہ قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ سے مسئلہ پوچھو اور اگر کہا جاتا کہ موجود نہیں تو مسئلہ بتا دیتے تھے۔

حضرت استاذ القراء رحمہ اللہ کو فن تحریر کے ساتھ فن تقریر پر بھی مکمل عبور تھا اور کیوں نہ ہوتا آپ امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے عاشق زار تھے۔ شورش کاشمیری رحمہ اللہ کے ساتھ کام کرتے رہے، لیکن آپ کی تقریر کا انداز حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے بہت ملتا تھا۔ نرم لہجے میں انتہائی موثر انداز اختیار کرتے ہوئے ایسا سماں باندھ دیتے کہ سامع اپنے آپ کو اسی ماحول میں متصور کرتے۔ اس کا اعتراف استاذ القراء حضرت مولانا المقری عبدالماجد ذاکر صاحب دامت برکاتہم نے بھی حضرت قاری صاحب کی وفات پر منعقدہ تعزیتی اجلاس ریاض میں کیا تھا کہ حضرت کی تقریر ایسی دلنشین اور پر اثر ہوتی کہ بہت سے لوگوں کو میں نے حضرت کی تقریر کے دوران روتے ہوئے دیکھا ہے۔

نامور تلامذہ

آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں میں ہے، چند مشہور یہ ہیں:

① قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ
② قاری یحییٰ رسول نگری حفظہ اللہ
③ قاری احمد میاں تھانوی حفظہ اللہ
④ قاری محمد انور حفظہ اللہ
⑤ قاری سیف اللہ حافظ آبادی حفظہ اللہ
⑥ قاری محمد یوسف میر محمدی حفظہ اللہ
⑦ قاری محمد یوسف سیالوی حفظہ اللہ
⑧ قاری بزرگ شاہ الازہری حفظہ اللہ
⑨ قاری عبدالصمد گوجرانوالہ حفظہ اللہ
⑩ قاری مومن شاہ حفظہ اللہ
⑪ قاری محمد فقیر مسعودی حفظہ اللہ
⑫ قاری کرنل عمیر احمد (فرزند) حفظہ اللہ
⑬ قاری عبدالرحمٰن ڈیروی رحمہ اللہ
⑭ قاری عطاء اللہ ڈیروی رحمہ اللہ
⑮ قاری عبدالستار برق رحمہ اللہ
⑯ قاری نجم الصبیح تھانوی (فرزند) حفظہ اللہ
⑰ قاری تاج افسر حفظہ اللہ
⑱ قاری عبدالسبوح حفظہ اللہ
⑲ قاری محمد فقیر مردانی رحمہ اللہ
⑳ قاری عبدالباعث سواتی حفظہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢١ پروفیسر حافظ عبد اللہ حفظہ اللہ (پنجاب یونیورسٹی) ٢٢ قاری حاجی محمد مظفر گڑھی حفظہ اللہ
٢٣ قاری ولی اللہ عثمانی حفظہ اللہ ٢٤ قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ
٢٥ قاری محمد برخوردار حفظہ اللہ

صدارتی تمغہ:

حکومت پاکستان نے حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کی تجوید وقراءات اور دیگر علوم اسلامیہ میں خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے صدارتی تمغہ حسن کارکردگی سے نوازا۔ ۲۳/مارچ ۱۹۹۱ء کو حضرت نے بڑے باوقار انداز میں تمغہ حسن کارکردگی وصول کیا۔ اس کے علاوہ ۱۹۶۹ء میں ملائیشیا کے بین الاقوامی مقابلہ حسن قرآءت میں آپ نے بطورِ جج پاکستان کی نمائندگی کی اور پھر ۱۹۸۴ء میں سعودی عرب میں بین الاقوامی مقابلہ حسن قراءت میں دوبارہ پاکستان کی نمائندگی کی۔

وفات:

استاذ الاساتذہ قاری المقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز منگل کو بوقت تہجد اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مولانا عبد اللہ رحمہ اللہ، والدمحترم مولانا عبد الرشید غازی شہید رحمہ اللہ نے اسلام آباد میں اور قاری محمد رفیع رحمہ اللہ نے چوبرجی کوارٹر پارک لاہور میں پڑھائی۔ اس جگہ شیخ القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ نماز عید پڑھایا کرتے تھے۔ شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ اور قاری ظہور الحسن حفظہ اللہ نے آپ کا جسد خاکی قبر میں اتارا۔ نیز قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ نے دوسرے دن مسجد لسوڑیاں والی لاہور میں بعد از نمازِ جمعہ آپ کی غائبانہ نماز جنازہ تیسری بار پڑھائی۔

تعزیتی بیانات

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت علمی لحاظ سے ایک بین الاقوامی مسلمہ حیثیت کی حامل تھی۔ آپ کی وفات جہاں اہل پاکستان کے لیے عظیم صدمہ تھی وہیں دیگر اسلامی ممالک کے علماء کرام نے بھی تعزیت کا اظہار فرمایا۔ جن میں شیخ یوسف القرضاوی وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی کویت، شیخ عبد الغفور مصطفیٰ جامعہ ازہر، شیخ حسن کبار البنان، ڈاکٹر محمد حسان شافعی وائس چانسلر اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد جیسے اکابرین شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دلی طور پر دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے شیخ محترم رحمہ اللہ پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرمائے اور روزِ محشر آپ کو ان تمام درجات عالیہ سے نوازے جن کے دینے کا وعدہ اللہ رب العالمین نے اپنے قرآن کے خدام سے کیا ہے۔ آمین یا رب العالمین

حضرت امام القراء قاری عبد المالک رحمہ اللہ کی وفات پر حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ نے ان اشعار کے ذریعے نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

قد مضی شیخنا عن الدنیا لحق اللہ فی حجاب النور
یا من انبث ذکرہ فی الدھر قدس اللہُ قبر المعمور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنت فی الوقت ثانی الجزری جبلا شاهقا وراء صخور
سار تحت التراب من هو عاش نظیفًا معطرًا ذا نور
فدخلا الیوم مسند التجوید فاظ شیخ مجود مغفور
[۱۳۷۹ھ]

۲ اُستاذ القراء حضرت قاری محمد اسماعیل رحمہ اللہ

نام ونسب

محمد اسماعیل بن محمد گل بن شاہ گل بن باز گل بن رحیم گل بن میاں کریم داد بن ملا عبدالحکیم۔ آپ کی پیدائش صوبہ سرحد میں ضلع صوابی کے قصبہ کنڈہ محلّہ عزیز خیل میں ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم:

ابتدائی تعلیم آپ نے قصبہ کنڈہ محلّہ عزیز خیل کے ملا منیر رحمہ اللہ سے حاصل کی اور ناظرہ قرآن مجید سے فراغت پائی۔ ملا منیر رحمہ اللہ سے قصبہ کنڈہ کے دیگر کئی بزرگوں نے بھی کسب فیض کیا ہے۔ ان کا تقویٰ وورع اور خلوص لوگوں کو ان کی طرف کھینچ لاتا تھا۔

تکمیل حفظ القرآن، قراءات سبعہ وثلاثہ

حفظ قرآن کی تکمیل حضرت قاری کریم بخش شاہجہانپوری رحمہ اللہ اور حضرت قاری خدا بخش کانٹھوی رحمہ اللہ کے پاس کی۔ بعد ازاں قراءات سبعہ حضرت قاری کریم بخش رحمہ اللہ سے پڑھی۔ بقیہ تین قراءات آپ نے مراد آباد میں حضرت قاری محمد عبداللہ مراد آبادی رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ نیز امروہہ ضلع مراد آباد میں حضرت قاری نذر محمد رحمہ اللہ سے سبعہ قراءات کی مشہور منظوم کتاب حرز الأمانی کا مزید مطالعہ کیا۔

درس نظامی اور دورہ تفسیر

دورہ تفسیر آپ نے مفتی محمد حسن رحمہ اللہ (بانی جامعہ اشرفیہ لاہور) سے امرتسر ہی میں کیا اور مفتی صاحب ہی کے مدرسہ نعمانیہ امرتسر میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی۔

منصب تدریس

آپ کی خداداد قابلیت کو دیکھ کر حضرت قاری کریم بخش رحمہ اللہ اور حضرت قاری خدا بخش رحمہ اللہ نے اسی مدرسہ تجوید القرآن ملحقہ شیخ بڈھے کی مسجد موری گنج امرتسر میں بطورِ مدرس آپ کی تقرری فرمادی اور اپنے شفیق استاذوں کے لیے دست راست بن کر آپ نے حفظ اور تجوید کا کام شروع فرمایا، جب بعض وجوہات کی بنا پر یہ مدرسہ مسجد کوتوال چوک فرید امرتسر منتقل ہوا تو آپ بھی اپنے اَساتذہ کرام کی معیت میں اس مدرسہ میں منتقل ہوگئے۔ اپنے اَساتذہ کی دعاؤں اور بفضل رب جلیل، مدرسہ تجوید القرآن امرتسر میں حفظ کا اتنا گرانقدر کام کیا کہ مختصر مدت میں حفاظ وقراء کرام کی ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتد بہ کھیپ تیار ہوگئی۔

پاکستان میں تدریس کے کام کا آغاز

پاکستان تشریف لانے کے بعد پہلے آپ راولپنڈی میں حکمت کا کام کرتے رہے مگر استاذ القراء حضرت قاری کریم بخش رحمہ اللہ کے ایک خط نے ان کی ذہنی کایا پلٹ دی۔ ایک گفتگو میں حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے اس خط کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ استاذ محترم نے مجھے فرمایا: اسماعیل کیا میں نے تجھے اس لیے پڑھایا تھا کہ دوائیں بیچتے پھرو؟ اب کیا تھا حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے راولپنڈی کو خیر باد کہا اور لاہور میں چینیانوالی مسجد کے مدرسہ میں جو حفظ قرآن و تجوید اور قراءت کے صف اوّل کے مدارس میں شمار ہوتا تھا اور جس کی سرپرستی مشہور اہل حدیث عالم مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ فرما رہے تھے بطور مدرس آپ کی تقرری ہوگئی اور آپ نے مدرسہ کو بام عروج تک پہنچایا۔

لاہور میں حضرت قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی تشریف آوری سے پہلے حضرت قاری محمد شریف رحمہ اللہ کی برکتوں سے حفظ قرآن مجید کا کام اتنا عروج کو پہنچ چکا تھا کہ لاہور کی گلی گلی کوچہ کوچہ میں مدرسہ تجوید القرآن کے پڑھے ہوئے طلبا اور بچوں کا چرچا تھا۔ ادھر مسجد چینیانوالی میں حضرت قاری محمد اسماعیل رحمہ اللہ کی انتھک محنتیں رنگ لارہی تھیں۔ اس زمانے میں یہی تین حضرات بڑے تھے یا پھر ان کے شاگرد تھے۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے اگست ۱۹۵۷ء میں بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مسجد چینیانوالی کے مدرسہ تجوید القرآن کو داغ مفارقت دینے کے بعد جامع مسجد تکیہ سادھواں کے زیر انتظام مدرسہ ترتیل القرآن میں حفظ اور تجوید و قراءت کا کام شروع کیا۔ ایک مختصر مدت گھاس منڈی سرکلر روڈ کے مدرسہ ضیاء القرآن میں شمع تعلیم قرآن کو فروزاں رکھا۔

مدرسہ دار التجوید والقراءت

یہاں تک کہ میوہ منڈی لاہور کے چند معززین نے برلب سرکلر روڈ شاہ عالم گیٹ کے جنوب میں اڈہ آزاد پاکستان گڈز کے متصل ایک قطعہ اراضی محض اشاعت قرآن حکیم کے لیے حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کے نام وقف کیا جو صرف ایک ہال پر مشتمل تھا۔ یہاں چند مخلص رفقاء کی معیت میں ناظرہ حفظ اور تجوید و قراءات کی تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ پہلے سال کے اساتذہ کرام میں قاری محمد تراب، قاری مظفر، قاری عبد القوی، قاری غازی اللہ، قاری عبد الرحمان، حافظ غلام محمد، سرفہرست ہیں اور شعبہ نظامت میں قاری محمود الحسن اور قاری صاحب الحسن نے ادارہ کو شہرہ آفاق مقام عطا کیا۔ جس کے نتیجے میں اندرون شہر سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کے علاوہ مدرسہ کے دار الاقامہ میں باوجود رہائش کی تنگی کے پچاس طالب علم رہائش پذیر تھے۔ جن میں سوڈان کے چار اور مشرقی پاکستان بنگلہ دیش کے دو طالب علم شامل تھے اور اسی خلوص کا نتیجہ ہے کہ مدرسہ مرکزی دار التجوید و القراءات کا فیض الحمد للہ تا ہنوز جاری ہے حالانکہ کام کو باقی رکھنا اس کے وجود سے بھی زیادہ کٹھن ہوا کرتا ہے۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کے اساتذہ کرام

① قاری کریم بخش امرتسری رحمہ اللہ
② حضرت قاری خدا بخش رحمہ اللہ
③ حافظ قاری محمد نذیر امروہی رحمہ اللہ
④ حضرت مولانا شاہ عبدالغفور العباسی مدنی رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ حکیم نور الدین رحمہ اللہ ⑥ حضرت قاری عبداللہ مراد آبادی رحمہ اللہ

عجز و انکساری کا بے مثال مظاہرہ

آپ جب دار العلوم دیوبند کے صد سالہ پروگرام میں شرکت کے تشریف لے جا رہے تھے۔ گاڑی ابھی لاہور ریلوے اسٹیشن سے روانہ نہیں ہوئی تھی کہ اسی اثناء میں قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ تشریف لائے اور حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کی سیٹوں کے بالمقابل سیٹ پر تشریف فرما ہوگئے۔ حضرت قاری اسماعیل رحمہ اللہ کی نظر ان پر پڑھی اور ان کی نظر حضرت قاری اسماعیل رحمہ اللہ پر پڑی۔ اگلے ہی لمحے میں حضرت قاری اسماعیل صاحب رحمہ اللہ اپنی پیرانہ سالی کے باوجود ان کے پاس گئے اور ان سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور ہر طرح کے حجابات کو توڑتے ہوئے یوں فرمایا قاری صاحب السلام علیکم، اور اس وقت اس مقولے کا معنی بخوبی سمجھ میں آیا کہ، مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ

شاگرد

حضرت قاری صاحب کے کثیر تعداد میں شاگرد ہیں ان میں سے چند ایک مشہور قراء کے نام درج ذیل ہیں:

① حضرت قاری محمد شریف رحمہ اللہ ② قاری عبدالقوی
③ قاری احمد دین ④ قاری نور محمد
⑤ حضرت قاری صاحب کے بیٹے حافظ قاری محمد ارشاد اللہ
⑥ حضرت قاری صاحب کے بیٹے حافظ قاری محمد فدا اللہ الکندوی
⑦ حضرت قاری صاحب کے بیٹے حافظ قاری پروفیسر محمد امداد اللہ
⑧ مولانا قاری عبدالمجید بھاکری ⑨ حافظ قاری عبدالمتین
⑩ مولانا قاری محمد عطاء اللہ ⑪ قاری سید مقبول شاہ

تصنیفی خدمات

① تفهيم التجويد ② تفهيم الوقوف
③ الأقوال الامدادية على مقدمة الجزرية
④ أحسن الأقوال على تحفة الأطفال
⑤ قواعد التجويد على أسلوب الجديد
⑥ قاعدة الصبيان ⑦ حروف القرآن

وفات:

حضرت قاری اسماعیل رحمہ اللہ ۲۴ رفروری ۱۹۸۱ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ آپ کی نماز جنازہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی نے پڑھائی۔ آبائی گاؤں کنڈہ موڑ تحصیل و ضلع صوابی کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ اُستاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد شریف رحمہ اللہ

نام ونسب:

آپ کا نام محمد شریف اور آپ کے والد کا نام مولا بخش تھا۔ آپ ۱۳۴۱ھ کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ شیخ برادری سے آپ کا تعلق تھا اور کپڑے کی تجارت آپ کا خاندانی پیشہ تھا۔

حصولِ تعلیم:

آپ نے نو سال کی عمر میں حضرت قاری خدا بخش کانٹوی رحمہ اللہ سے پورا قرآن مجید حفظ کیا۔ دورانِ حفظ پانچ سپارے منزل سناتے اور ختم قرآن کے بعد بیس پارے منزل سناتے۔ حفظ قرآن کے بعد حضرت قاری خدا بخش رحمہ اللہ سے ہی فارسی، نحو، ترجمۃ القرآن، کتب تجوید شاطبیہ و رائیہ پڑھیں۔ اس کے علاوہ شاطبیہ آپ نے حضرت قاری محمد اسماعیل رحمہ اللہ سے بھی پڑھی۔ حضرت قاری خدا بخش رحمہ اللہ نے خود ہی ان کو مدرسۃ العالیہ فرقانیہ لکھنؤ میں داخل کرادیا وہاں آپ رحمہ اللہ نے حضرت قاری عبد المعبود رحمہ اللہ سے طیبۃ النشر پڑھ کر اجراء کیا اور قراءت عشرہ بطریق طیبہ کی تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ اسی دوران آپ نے حضرت قاری احمد علی خاں رحمہ اللہ لکھنوی سے مختلف لہجے سیکھے۔ جب امام القراء حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ لاہور تشریف لائے تو آپ رحمہ اللہ نے ان سے دوبارہ شاطبیۃ، رائیۃ اور درۃ پڑھیں۔ آپ کے ہم سبق ساتھیوں میں حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا قاری حکیم محمد حکیم رحمہ اللہ نمایاں تھے۔

حافظہ اور ذہانت:

آپ کے ہم عصروں کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قاری محمد شریف رحمہ اللہ کو کمال درجہ کا حافظہ عطا فرمایا تھا اور ذہانت وصلاحیت بے مثال تھی۔ دو تین مرتبہ سنتے ہی آپ کو سبق یاد ہو جایا کرتا تھا۔ عام طلبہ کی طرح وقت ضائع نہیں کرتے تھے اور نہ ہی کبھی حضرت استاذ محترم اور ہم عصروں کو کسی قسم کی شکایت کا موقعہ دیا جس کی وجہ سے حضرت الاستاذ بھی حد درجہ شفقت اور خصوصی توجہ فرمایا کرتے تھے اور باری تعالیٰ نے ہم عصروں میں بھی عزت واحترام عطا فرمایا تھا۔

آپ کا بچپن

آپ اپنے والد صاحب کے منجھلے فرزند تھے۔ بچپن میں چیچک کا شکار ہوئے اور بینائی سے محروم ہو گئے۔ ایک آنکھ میں البتہ معمولی روشنی تھی جو آخر تک رہی اس سے آپ گھڑی کا وقت دیکھ لیتے، دستخط کر لیتے اور راستہ میں تنہا بھی چل سکتے تھے۔ بچپن کے دوستوں اور ساتھیوں کا کہنا ہے کہ آپ ہر وقت پڑھنے ہی میں منہمک رہتے تھے اور کوئی وقت بھی آپ کا فضولیات میں نہیں گزرتا تھا۔ فطری طور پر آپ سنجیدگی اور متانت کے پیکر تھے۔ آپ کی طبیعت ہر قسم کے مذاق سے کوسوں دور تھی اور عام بچوں کی طرح کھیل کود والا ذہن بھی نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے آپ ہر دلعزیز تھے اور اِحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ آپ کے منہ سے کبھی کسی نے گالی اور ناشائستہ کلام نہیں سنا۔ حتیٰ کہ کبھی کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاگرد کو بھی گرے ہوئے الفاظ سے نہیں پکارا۔ آپ کو قہقہہ سے طبعی طور پر نفرت تھی اگر کوئی آپ کی مجلس میں قہقہہ لگاتا بھی تو آپ فوراً منع فرماتے اور کہتے کہ قہقہہ سے دل مردہ ہوجاتا ہے اور ساتھ ہی یہ آیت پڑھتے: ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا﴾

مسجد آسٹریلیا میں تشریف آوری

گڑھی شاہو میں مخالفین کا زور ہونے کی وجہ سے کام پھلا پھولا نہیں جس کی وجہ سے حضرت قاری محمد شریف رحمہ اللہ محترم سیٹھی کے مشن کے تحت مسجد آسٹریلیا لاہور میں منتقل ہوگئے۔ یہاں کام بہت جلد چمکا اور چند ہی دنوں میں کہیں سے کہیں پہنچ گیا۔طلبہ کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے قاری اسحاق آپ کے نائب مدرس مقرر ہوگئے۔ حفظ کرنے والے طلبہ ایسا عمدہ پڑھتے تھے کہ بلا مبالغہ وہ رنگ آج کے دور میں روایت حفص میں فارغ ہونے والوں میں بھی نہیں پایا جاتا۔ آسٹریلیا مسجد کو اپنی ہیئت اور محل وقوع کے اعتبار سے مرکزیت پہلے ہی سے حاصل تھی۔ نمازیوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہوتی تھی۔سونے پر سہاگہ یہ کہ حضرت قاری محمد شریف رحمہ اللہ بحیثیت مدرس تشریف لے آئے۔ نیز تراویح میں قرآن حضرت خود پڑھا کرتے تھے مزید یہ کہ رمضان المبارک کے آخری راتوں میں حضرت کے تلامذہ اور آپ خود شبینہ میں پڑھا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے مسجد آسٹریلیا دور دور تک مشہور ہوگئی اور آپ کی ذاتِ گرامی مرجع خلائق بن گئی۔

تدریسی مصروفیات

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ بہت ہی محنتی اور لائق استاد تھے۔ آپ کا پڑھانے کا انداز عام فہم تھا۔ طلبہ اس سے انداز سے بہت مستفید ہوتے تھے۔ آپ صبح سے لے کر ظہر تک پڑھاتے پھر ظہر کے بعد سے عصر تک اور عصر سے مغرب تک۔ پھر جب تک حضرت نے تالیفی سلسلہ شروع نہیں فرمایا تھا اس وقت تک مغرب وعشاء اور پھر عشاء کے بعد بھی آپ پڑھاتے۔ شاید ہی کوئی اتنی محنت کرتا ہو۔ خدمت قرآن کا اس درجہ غلبہ تھا کہ مدرسہ کے ابتدائی دور میں خود ہی صرف ونحو اور ترجمہ قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو مختلف لہجوں پر عبور حاصل تھا اور آپ طلباء کو خود مشق کرایا کرتے تھے۔ آپ کے بعض تلامذہ بالکل آپ کے لہجے میں پڑھتے تھے۔ جیسے قاری محمد عمر رحمہ اللہ، قاری محمد فیاض، قاری محمد عبدالرب ملتانی، قاری محمد صدیق رحمہ اللہ۔

طلباء پر شفقت

کسی طالب علم کی تکلیف حضرت سے برداشت نہیں ہوتی تھی۔ کوئی شاگرد بیمار ہوجاتا یا کوئی حادثہ پیش آجاتا تو علاج کے معاملے میں حضرت بڑی سے بڑی قربانی سے گریز نہیں فرماتے تھے۔ کوئی طالب علم محسوس نہ کرتا تھا کہ میں اپنے گھر میں ہوں یا گھر سے باہر۔ حضرت اپنی اولاد کی طرح شاگردوں کا خیال رکھتے تھے۔ ایسے موقعہ پر مدرسہ کی طرف سے جو اعانت ہوتی سو ہوتی آپ اپنی جیب سے بھی بہت کچھ تعاون اور مدد فرمایا کرتے تھے۔ حضرت کے کئی شاگرد ایسے بھی تھے کہ جنہیں حصولِ تعلیم کا شوق تو تھا مگر حالات زمانہ مخالف تھے اور مالی وسائل نہ تھے۔ حضرت نے ان کی آخر تعلیم تک خفیہ طور پر مدد فرمائی اور سب سے بڑی خوبی یہ کہ کسی کے ساتھ اِحسان نہیں جتلایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاگردوں میں تدریس کا شوق پیدا کرنا

حضرت کی شروع سے ہی یہ عادت مبارکہ تھی کہ شاگردوں کو مختلف طریقوں سے شوق دلاتے تھے۔ تکمیل تعلیم کے ساتھ ساتھ حضرت کی تعلیمات سے متاثر ہو کر طلباء ذہنی طور پر تدریس کے لیے تیار ہو جایا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت کے شاگردوں میں اکثریت مدرسین کی ہے۔

آپ کا طریقہ امتحان

آپ طلباء تجوید کا امتحان اس طرح لیتے کہ چار پانچ جگہ سے مشق سنتے اسی طرح حدر بھی مختلف پانچ جگہ سے سنتے اور تمام قواعد کا اجراء پوچھتے اور جتنی کتب طالب علم نے پڑھی ہوتی ان سب کتب سے مختلف اور کافی تعداد میں سوال کرتے۔ تقریباً ڈھائی سے تین گھنٹے ایک لڑکے سے امتحان لیتے رہتے۔

اساتذہ کرام

① امام القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ
② قاری خدا بخش کانٹھوی رحمہ اللہ
③ قاری فضل کریم رحمہ اللہ
④ قاری عبدالشکور رحمہ اللہ
⑤ قاری احمد علی خان رحمہ اللہ
⑥ قاری محمد اسماعیل رحمہ اللہ
⑦ قاری عبدالمعبود رحمہ اللہ
⑧ مولانا قاری عبدالرحمٰن ہزاروی رحمہ اللہ

نامور تلامذہ

① قاری فیاض الرحمٰن علوی
② قاری عبدالحنان ہزاروی
③ قاری عبدالقوی
④ قاری محمد دین
⑤ قاری غلام مرتضیٰ بٹ لاہوری
⑥ قاری عبدالسبحان ڈیروی
⑦ قاری عبدالمجید سعودیہ
⑧ قاری محمد مشتاق لاہور
⑨ قاری عبیداللہ سواتی
⑩ قاری محمد سلیم کراچی
⑪ قاری شجاع الملک کشمیری
⑫ قاری محمد نسیم گوجرانوالہ
⑬ قاری محمد نذیر مکی مسجد لاہور
⑭ قاری محمد سعید جیا موسیٰ
⑮ قاری نور الحق ہزاروی
⑯ قاری حاجی محمد مظفر گڑھی

تصانیف:

① معلم التجويد للمتعلم المستفيد
② التبيان فی ترتيل القرآن
③ زينت القرآن
④ سبيل الرشاد فی تحقيق تلفظ الضاد
⑤ التقدمة الشريفيه فی شرح المقدمة الجزرية

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ ترجمہ (المقدمة الجزرية وتحفة الاطفال)

⑦ توضیحات مرضیہ حاشیہ فوائد مکیة

⑧ إيضاح البيان حاشية جمال القرآن

⑨ قواعد هجاء القرآن مع طريقة الصبيان

⑩ اشرفی قرآنی قاعدہ

⑪ مکمل قرآنی قاعدہ

⑫ الكلام المفيد فی إجراء التجوید

وفات

آپ رحمہ اللہ نے ۱۰/اکتوبر ۱۹۷۸ء کو وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت کی وصیت کے مطابق حضرت قاری حافظ محمد رفیع رحمہ اللہ نے پڑھائی۔ آپ لاہور کے مشہور قبرستان میانی صاحب میں مدفون ہیں۔

وہ مدارس جن میں حضرت قاری صاحب پڑھاتے رہے:

مسجد آسٹریلیا اسٹیشن لاہور، جامعہ مسجد اہل حدیث چینیانوالی لاہور، مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور، مدرسہ دار القراء ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۲۳/جنوری ۱۹۵۲ء کو مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور کے شعبہ تجوید کا افتتاح ہوا اور آپ صدر مدرس مقرر کیے گئے۔ آپ نے وہاں ۴/مارچ ۱۹۶۲ء تک اعلیٰ تدریسی خدمات انجام دیں۔ شعبان ۱۳۸۱ھ میں آپ نے دار القراء بی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور کی بنیاد رکھی اور زندگی کی آخری گھڑیوں تک یہیں پڑھاتے رہے اور تلامذہ کی کثیر تعداد تیار کی جو آج ملک اور بیرون ملک تدریسی خدمات انجام دینے میں مصروف ہے۔

آپ کی اولاد

اولاد میں آپ کے تین فرزند قاری محمد اشرف، حافظ خالد محمود، حافظ فاروق اور دو بچیاں ہیں۔

④ استاذ القراء قاری سیّد حسن شاہ رحمہ اللہ

نام ونسب

آپ کا نام سید حسن شاہ بن سید عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ آپ یکم اکتوبر ۱۹۲۷ء بمقام داتہ تحصیل وضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق سیّد خاندان سے ہے۔ آپ سیّد جلال الدین بخاری سرخ پوش رحمہ اللہ (اُوچ شریف) کی اولاد سے ہیں۔

ابتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ پرائمری داتہ سے اور باڈھی ڈھونڈاں سے مڈل کیا۔ دورانِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تعلیم آپ کے والد صاحب نے فرمایا کہ بیٹا ہم رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں سے ہیں۔اس نسبت سے قرآن اور دین متین کے وارث ہیں۔ لہٰذا تم سکول کی تعلیم ترک کرکے دینی تعلیم حاصل کرو۔ ۱۹۴۰ء میں جامعہ فتحیہ مسجد جٹاں اچھرہ لاہور سے آپ نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ پھر اسی کو آگے بڑھانے کے لیے جہلم اور سرگودھا تشریف لے گئے۔ ۱۹۴۳ء میں بھین ضلع جہلم مولانا کرم دین رحمہ اللہ سے ترجمہ قرآن پڑھا۔ موہڑا ضلع جہلم مولانا عابد رحمہ اللہ سے کافیہ پڑھی۔ پھر جامعہ فتحیہ لاہور تشریف لے آئے اور وہاں دورہ حدیث تک مولانا حافظ مہر محمد رحمہ اللہ سے پڑھا۔ ۱۹۵۴ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے آپ نے دوبارہ دورۂ حدیث کیا اور وہاں سے اکابر علما دیوبند سے استفادہ کیا۔

حفظ:

دورانِ درس نظامی آپ نے چھ ماہ کے عرصہ میں حفظ قرآن مکمل کیا۔

علم قراءت کی تحصیل

تجوید کی ابتدائی تعلیم استاد القراء قاری عبد العزیز شوقی رحمہ اللہ سے دار العلوم اسلامیہ پرانی انارکلی سے حاصل کی پھر امام القراء قاری عبد المالک رحمہ اللہ سے روایت حفص میں سند حاصل کی۔ قراءتِ سبعہ میں آپ کے ساتھی حضرت مولانا قاری استاذ القراء اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ، مولانا حکیم عبد الحکیم رحمہ اللہ، حافظ محمد دین کیمل پوری رحمہ اللہ، حافظ عبد الرحمٰن کیمل پوری رحمہ اللہ اور مولانا راز محمد ایرانی رحمہ اللہ تھے۔ حضرت امام القراء قاری عبد المالک رحمہ اللہ نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ حسن شاہ تم شاطبی میں شریک کیوں نہیں ہوتے؟ آپ نے عرض کیا جیسے آپ کا حکم ہو۔ قاری حسن شاہ رحمہ اللہ غضب کے لائق اور محنتی تھے۔ اسی لیے امام القراء قاری عبد المالک رحمہ اللہ نے آپ کے اندر موجود صلاحیتوں کو دیکھ کر تعلیم جاری رکھنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے اپنے استاد سے تمام لہجوں میں عبور حاصل کیا۔ آپ بڑے خوبصورت انداز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن تجوید، حسن صوت، حسن لہجہ اور حسن صورت وسیرت سب سے نوازا تھا۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ سے ملاقات کے لیے جب بھی قاری صاحب رحمہ اللہ تشریف لے جاتے تو امیر شریعت خود بھی بڑے اہتمام کے ساتھ قرآن پاک سنتے اور اہل خانہ کو بھی پردے کے پیچھے تلاوت سننے کی تاکید کرتے۔ آپ نے ۱۹۵۵ء کے جلسہ دستار بندی کے موقع پر سند حاصل کی۔ اس موقع پر مولانا محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ کی تقریر سے پہلے تلاوت آپ رحمہ اللہ نے کی تھی جس کی تعریف بعد میں مولانا صاحب موصوف رحمہ اللہ نے اپنی تقریر کے دوران اس طرح کی کہ ایک جید قاری قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور یوں محسوس ہو رہا ہے جس طرح قرآن اتر رہا ہے۔

تدریسی خدمات

آپ نے فراغت کے بعد ۱۹۵۷ء سے لے کر ۱۹۶۲ء تک جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد مسجد میں پڑھایا۔ ۱۹۸۴ء سے ۱۹۹۰ء تک مدرسہ رنگ محل تجوید القرآن، لاہور میں شعبہ تجوید وقراءت میں فرائض سرانجام دیے۔ اسی دوران بعد از ظہر جامعہ دار العلوم اسلامیہ، کامران بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور میں بھی تدریس کی۔ ایوب دور میں آپ کو لاہور بدر کردیا گیا تو آپ شرقپور تشریف لے گئے اور وہاں کچھ عرصہ پڑھایا۔ جہلم میں مولانا حبیب الرحمٰن رحمہ اللہ کے مدرسہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں درسی کتب اور تجوید بھی پڑھائی۔ طالب علمی کے دور (دورہ حدیث) میں بھی آپ نے جامعہ فتحیہ میں ابتدائی کتب پڑھائیں۔

تصنیفی خدمات

حضرت قاری صاحب ؒ نے خلاصة الترتيل ایک کتاب لکھی اور اسی طرح مقدمة الجزرية کا ترجمہ کیا یہ دونوں مطبوعہ ہیں، البتہ شاطبیہ کا ترجمہ غیر مطبوعہ ہے۔

نامور تلامذہ

آپ کے پانچ بیٹے ہیں اور ماشاء اللہ پانچوں ہی قاری ہیں۔آپ کے تلامذہ کی لسٹ ذیل میں دی جارہی ہے:

① قاری سید منظور الحسن شاہ بخاری
② قاری مسعود الحسن شاہ بخاری
③ قاری ریاض الحسن شاہ بخاری
④ قاری انوار الحسن شاہ
⑤ قاری محمد اسلم ؒ (گوجرانوالہ)
⑥ قاری محمد رمضان (جامع مدنیہ لاہور)
⑦ قاری شاہ محمد ربانی
⑧ قاری عبد الصمد (گوجرانوالہ)
⑨ قاری نصر اللہ (صدر مدرس جامعہ عالمگیریہ بادشاہی مسجد لاہور)
⑩ قاری یوسف صدیقی (لاہور)
⑪ قاری محمد انوار (حال مدینہ طیبہ)
⑫ قاری نور محمد دار العلوم اسلامیہ (لاہور)
⑬ قاری عطاء الرحمٰن (مدینہ طیبہ)
⑭ قاری محمد اکرم احرار ائر پورٹ (لاہور)
⑮ قاری منظور احمد نعمانی (بہاولپور)
⑯ مولانا قاری عبد الحی عابد مدظلہ (لاہور)
⑰ قاری سیف الدین دار العلوم اسلامیہ
⑱ قاری خلیل الرحمٰن (لاہور)
⑲ قاری خلیل الرحمٰن (گوجرانوالہ)
⑳ قاری سراج الدین شاہ جمال (لاہور)

مدینہ منورہ سے محبت

حضرت قاری صاحب ؒ جب بھی مدینہ سے لوٹتے تو عجیب کیفیت ہوتی تھی۔کئی کئی روز تک روتے رہتے۔ فرماتے معلوم نہیں آئندہ کب جاؤں گا۔ راقم الحروف نے شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم ﷾ سے سنا کہ جب وہ جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ میں پڑھتے تھے تو حضرت قاری صاحب ؒ تشریف لاتے تو میں ان کو اپنے ہاں کھانے کی دعوت دیا کرتا تھا۔ حضرت قاری صاحب ؒ شفقت فرماتے ہوئے دعوت قبول کرتے۔ایک مرتبہ میں نے حضرت سے کہا کہ حضرت کچھ آیات تلاوت ریکارڈ کروادیں تو حضرت نے کچھ آیات حدر میں اور کچھ آیات ترتیل میں اور کچھ آیات تدویر میں ریکارڈ کروائیں۔ایک دن کھانے پر تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ آج تمام کام ہوگئے، لیکن جنت البقیع کی زیارت نہ ہوسکی۔ ان دنوں کسی مسئلہ کی وجہ سے جنت البقیع میں داخلہ بند تھا تو میں نے کہا کہ حضرت کوئی مسئلہ نہیں میں نے کھڑکی کھولی تو سامنے جنت البقیع نظر آرہا تھا۔ میں نے کہا کہ حضرت، یہ حضرت عثمان ؓ کی قبر ہے اور یہ فلاں صحابی کی قبر ہے۔ یہ فلاں صحابی کی قبر ہے تو حضرت قاری صاحب ؒ نے وہیں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کردی اور کافی دیر تک دعا کرتے رہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور جب بھی کسی صحابی کا نام لیتے تو بہت ہی عقیدت سے لیتے۔فرمانے لگے کہ قاری ادریس آج آپ نے میرا بوجھ ہلکا کر دیا۔حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے۔حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ مجھے مدینہ طیبہ میں موت نصیب ہو اور میرا جنازہ مسجد نبوی میں پڑھا جائے اور جنت البقیع میں دفن کیا جاؤں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام دعاؤں کو قبول فرمالیا۔

طریقہ امتحان

راقم الحروف نے خود شیخ القراء قاری ادریس العاصم مدظلہ سے سنا کہ جہاں حضرت کے پڑھانے کا انداز بڑا عام فہم تھا، طلبا بہت جلد سبق سمجھ جایا کرتے تھے وہاں حضرت کا امتحان لینے کا انداز بڑا عمدہ تھا۔فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو سبعہ کا امتحان دیا۔حضرت قاری صاحب نے شاطبیہ میں سے چار پانچ جگہ سے اشعار کا ترجمہ پوچھا اور تین چار جگہ سے عقیلہ کے اشعار کا ترجمہ اور تشریح پوچھی اور پانچ آیتوں کا اجراء جمع الجمع میں سنا۔

وفات

آپ مدینہ طیبہ میں ۲۴/اپریل ۱۹۹۴ء ہفتہ کے دن اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
اور آپ کا جنازہ مسجد نبوی میں پڑھایا گیا اور آپ کو جنت البقیع میں ہی دفن کیا گیا۔

۵ شیخ القراء حضرت قاری عبد الوہاب مکی رحمہ اللہ

نام ونسب

آپ کا نام عبدالوہاب اور والد کا نام شیخ عبداللطیف تھا آپ بنوزہرہ کی شاخ قبیلہ عوف سے تعلق رکھتے تھے۔

ولادت

۲۹/دسمبر ۱۹۲۷ء کو بیت عوف محلّہ شامیہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

حصول تعلیم

آپ رحمہ اللہ نے مدرستہ الفلاح مکہ مکرمہ ہی میں تعلیم حاصل کی۔قراءات سبعہ عشرہ کی تکمیل شیخ احمد عبد الرزاق الحجازی رحمہ اللہ رئیس القرآن المقرئین فی المملکتہ السعودیہ سے ۱۳۵۵ھ میں کی۔آپ نے شیخ عبدالغفور مکاوی رحمہ اللہ سے بھی پڑھا بلکہ یہ آپ کے بنیادی اُساتذہ میں سے ہیں۔دینی علوم کی تحصیل باب العمرہ، جو مدرسہ شرعیہ ہے، میں کی۔

اُساتذہ میں شیخ عبدالحمید الخطیب رحمہ اللہ، شیخ عبد المحسن رحمہ اللہ، عمر حمدان رحمہ اللہ، شیخ عبدالملک المراد رحمہ اللہ اور عبد القاہر السمع رحمہ اللہ خطیب حرم شامل ہیں۔فراغت ۱۳۵۹ھ میں ہوئی۔۱۹۴۶/۱۹۴۷ء میں سعودیہ سے بمبئی آتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جاتے رہے۔

حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ کی شاگردی کا فخر آپ کو اس وقت حاصل ہوا جب آپ ٹنڈوالہ یار میں تھے پھر آپ نے لاہور میں قراءت عشرہ میں کتاب النشر فی القراءات العشر کے اصول بالاستیعاب حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ سے پڑھے۔ قاری صاحب رحمہ اللہ کے حکم پر فوائد مکیہ اور دیگر کتب کا درس تاحیات دیتے رہے۔ حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ نے بھی قراءات سبعہ عشرہ کی سند آپ کو عطا فرمائی۔ قاری مکی رحمہ اللہ کے پڑھنے کا انداز حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ کو بہت محبوب تھا۔ آپ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ملک اور بیرون ملک تدریس اور علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تدریس:

آپ نے مولانا محمد صادق رحمہ اللہ کے مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی میں ایک سال پڑھایا اسی دوران آپ سے حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمہ اللہ نے بھی استفادہ کیا۔ پھر مدرسہ اشرفیہ جیکب لائن میں تین سال تدریس کی۔ ایک سال مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کے مدرسہ میں پڑھایا۔ اس دوران مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا محمد رفیع عثمانی بھی آپ سے پڑھتے رہے۔ ایک سال سکھر میں بھی پڑھایا۔ مکھڈ کیمل پور میں ایک سال تدریس کی۔ استاذ القراء قاری محمد عبد الوہاب مکی رحمہ اللہ نے جامعہ رحمانیہ میں بھی کئی سال تجوید وقراءت پڑھائی اور یہاں آپ سے بہت طلباء و طالبات نے تجوید وقراءت میں استفادہ کیا۔

المدرسۃ الکریمیۃ مسلم مسجد کے صدر مدرس کے طور پر ۱۹۵۹ء میں چارج لیا اور ۱۹۶۸ء تک اعلیٰ تدریس کی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۷۱ء میں محکمہ اوقاف سے متعلق ہوئے اور مدارس کی تعلیم وضبط کے نگران رہے۔

انداز تدریس

حضرت قاری صاحب تجوید وقراءت کی جو کتابیں پڑھاتے وہ مختصر اور عام فہم انداز میں طلبا کو پڑھاتے اور آخر میں سبق کا خلاصہ بڑے اچھے طریقے سے بیان کرتے اور جن طلبا کو مشق کرواتے وہ طلبا انہی کے انداز میں تلاوت کرتے اور بہت ہی اچھی طرح پڑھتے۔ ان کی ادا بہت اعلیٰ ہوتی اور ان کے تلامذہ جو تلاوت کرتے انہی کے طریقہ میں کرتے۔

حضرت قاری عبد الوہاب مکی رحمہ اللہ امام القراء حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو حضرت امام القراء ان کو عرب صاحب کہہ کر پکارتے۔ بعض دفعہ ان کے لیے دودھ اور جلیبی منگواتے۔ قاری عبد الوہاب مکی رحمہ اللہ عرض کرتے حضرت آپ بھی تناول فرمائیں تو حضرت امام القراء رحمہ اللہ فرماتے آپ کھالیں اگر بچ جائیں گی تو میں بھی کھالوں گا۔

جامعہ مسجد چینیانوالی میں جب حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کے فارغین کا پہلا جلسہ تقسیم اسناد ہوا تو اس میں حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، قاری عبد الوہاب مکی رحمہ اللہ اور قاری فضل کریم رحمہ اللہ کو مدعو کیا۔ اس وقت تلاوت قاری عبد الوہاب مکی رحمہ اللہ نے کی تو تمام حاضرین پر سکتہ طاری ہوگیا اور حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، حضرت مولانا قاری فضل کریم رحمہ اللہ اور حضرت مولانا داؤد غزنوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب حضرات کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

حضرت قاری صاحب کا ایک عظیم کارنامہ:

'التیسیر' حضرت علامہ دانی رحمہ اللہ کی قراءات سبعہ کی عظیم کتاب ہے، جس کو علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے نظم کیا ہے۔ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے علامہ دانی رحمہ اللہ کی کتاب التیسیر کو پاکستان میں شائع کیا۔قاری مکی رحمہ اللہ کا یہ مطبوعہ نسخہ سعودیہ میں جب استاذ القراء والمجوِّدین الشیخ عبدالفتاح السید عجمی المرصفی رحمہ اللہ کو پیش کیا گیا تو انہوں نے اس کتاب کا مطالعہ کرکے فرمایا کہ یہ اس کتاب کا اَصح ترین مطبوعہ ہے۔

حضرت قاری عبدالوہاب رحمہ اللہ شافعی المسلک تھے اور نماز میں رفع الیدین کرتے تھے۔عید کی نماز اکثر حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کے پیچھے پڑھتے تھے۔

اَساتذہ کرام

① الشیخ احمد عبدالرزاق حجازی رحمہ اللہ
② الشیخ عبدالمحسن رحمہ اللہ
③ الشیخ عبدالقاہر السمیع رحمہ اللہ
④ الشیخ حسن علوی رحمہ اللہ
⑤ شیخ القراء محمد سعد اللہ مکی رحمہ اللہ
⑥ امام القراء حضرت قاری عبدالمالک رحمہ اللہ

تلامذہ

① قاری حبیب اللہ میر محمدی رحمہ اللہ
② قاری خلیل الرحمٰن کاشمیری استاذ قاری محمد ایوب برماوی مدینہ منورہ
③ قاری عبدالمجید راجہ جھنگ والے
④ قاری عبدالقیوم جامعہ صدیقیہ لاہور
⑤ قاری علی زمان ہزاروی
⑥ قاری عبدالرؤف مدنی مراکب مسجد نبوی شریف

تاریخ وفات

۲۶ اور ۲۷ دسمبر ۱۹۹۷ء جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب کو حضرت قاری عبدالوہاب مکی رحمہ اللہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کو قبرستان میانی صاحب میں سپرد خاک کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶ حضرت قاری فضل کریم رحمہ اللہ

نام ونسب

والدین نے آپ کا نام یحییٰ رکھا۔ پیدائش کے چند ماہ بعد والدہ کا انتقال ہوگیا تو تائی نے انہیں اپنی گود میں لے لیا۔ ان کا ایک لڑکا تھا جس کا نام عبدالکریم تھا۔ اس لیے ان کا نام فضل کریم رکھا گیا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ اصل نام سب بھول گئے۔ آپ ۱۹۰۲ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مہتاب الدین تھا۔ اجداد ہندو تھے۔ تین چار پشتوں سے اللہ نے اسلام کی توفیق عطا فرمائی۔

چیچک

بچپن میں آپ پر چیچک کے کئی حملے ہوئے۔ اس سے قوت باصرہ، سامعہ اور لامسہ سے محروم ہوگئے۔ آپریشن سے ناک اور کان کے سوراخ کھولے گئے۔ مگر آنکھیں بے نور رہ گئیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے بصارت لے کر بصیرت کی بے انتہا دولت سے مالا مال فرمادیا۔

حصول تعلیم کا سبب

قادر مطلق کی ان کڑی آزمائشوں میں سے گزرنے کے بعد بھی ان کی سوتیلی والدہ محترمہ ان سے شفقت کا سلوک نہ کرتیں۔ آپ جب بھی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کھیلنے کے لیے اپنے والد صاحب کے گھر جاتے تو والدہ صاحبہ ان الفاظ سے تواضع فرماتیں کہ حافظ کے لیے کیا مسجد میں جگہ نہیں وہ یہاں کیوں رہتا ہے؟ والدہ کے ان الفاظ نے ان کے دل میں یہ احساس پیدا کردیا کہ میں ان سب گھر والوں پر بوجھ ہوں۔ والد صاحب اچھا سلوک کرتے تھے اور ان کی خوراک لباس کا ہر طرح سے خیال فرماتے تھے۔ یہ بات ان کی سوتیلی والدہ صاحبہ کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی جس کے باعث ان کے والدین میں اکثر و بیشتر لڑائی جھگڑا رہتا۔ قاری صاحب رحمہ اللہ روز روز کے گھریلو جھگڑوں سے تنگ آچکے تھے۔ سوتیلی والدہ کا دیا ہوا تاثر کہ حافظ کے لیے مسجد میں جگہ نہیں؟ انہیں خانہ خدا میں کھینچ لایا اور وہیں سے ان کی دینی لگن کی ابتداء ہوئی اور دینی خدمت کی انتہا تک پہنچی۔ اس لحاظ سے ان کی والدہ کا رویہ ان کے لیے نیک فال ثابت ہوا اور یہ دین کے مخلص اور مضبوط خادموں میں شامل ہوئے۔

حفظ

حضرت مولانا قاری خدا بخش کاٹھوی مراد آبادی رحمہ اللہ سے آٹھ دس پارے امرتسر میں ہی حفظ کیے پھر بعد میں حضرت قاری خدا بخش رحمہ اللہ لکھنو چلے گئے تو آپ نے حافظ عبد اللطیف سنبھلی رحمہ اللہ سے مسجد خیر الدین میں پڑھنا شروع کیا اور حفظ کی تکمیل کی۔

تجوید

آپ نے تجوید حضرت قاری کریم بخش رحمہ اللہ سے پڑھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدریس

لاہور میں سب سے پہلے مال روڈ پر ڈاکٹر عزیز الدین کے ہاں کچھ عرصہ پڑھایا۔ پھر ضلع گورداس پور میں بعد ازاں چینیانوالی مسجد لاہور میں تقریباً ۲۰ سال پڑھایا۔

تجوید القرآن

آپ رحمہ اللہ نے مسجد نور کوچہ کندیگراں میں اگست ۱۹۵۰ء میں مدرسہ تجوید القرآن کی بنیاد رکھی۔ پھر ۱۷/۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء/۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۷۶ھ کو موجودہ عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔ جس میں حضرت قاری فضل کریم رحمہ اللہ، حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ، مولانا ابوالحسنات رحمہ اللہ، حضرت قاری کریم بخش رحمہ اللہ اور استاذ القراء حضرت قاری عبد المالک رحمہ اللہ کو مدعو کیا اور تمام حضرات نے مدرسہ کی سنگ بنیاد رکھی اور دعا فرمائی۔ حضرت قاری فضل کریم تا حیات اس مدرسہ میں خدمت قرآن میں مشغول رہے۔

رعب و دبدبہ

باوجودیکہ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ ظاہری بصارت سے موصوف نہ تھے، لیکن طالب علموں پر ان کا کچھ ایسا رعب چھایا رہتا تھا کہ کیا مجال کہ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ درس گاہ میں موجود ہوں اور کوئی طالب علم دوسرے سے آواز سے بات کر سکے بلکہ اکثر ایسا دیکھا گیا کہ طلباء شور کر رہے ہیں اور حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو دور سے آتے دیکھ کر ان پر ایسا سناٹا طاری ہو گیا کہ گویا ان کے منہ میں زبان ہی نہیں اور ان کی جماعت پر کچھ ایسی متانت اور سنجیدگی چھا گئی گویا کہ وہ بچے ہی نہیں ہیں۔ البتہ بڑھاپے میں یہ کیفیت کسی حد تک ملاطفت اور شفقت کے ساتھ بدل گئی تھی۔ بلکہ بعض دفعہ طلبا سے کچھ بے تکلفی بھی فرما لیا کرتے تھے مگر اس حد تک نہیں کہ اس سے تعلیم و انتظام کا کام متاثر ہو۔

ذہانت

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کی بیٹی کہتی ہیں کہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ طالب علم قرآن پاک زبانی سناتے سناتے اِدھر اُدھر متوجہ ہو کر بیٹھے ہی بیٹھے ہاتھوں سے کھیلنے لگتے۔ حالانکہ آواز ایک رتی بھی پیدا نہ ہوتی مگر انہیں علم ہو جاتا کہ وہ دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اشاروں کنایوں میں مصروف ہیں۔ میں نے ایک دفعہ جب بچے جا چکے تو ان سے پوچھا آپ کو کیسے علم ہو جاتا ہے؟ تو فرمانے لگے کہ آواز کا رخ بدل جاتا ہے چہرہ دوسری طرف کرنے سے آواز کی سمت بدل جاتی ہے۔

اسی طرح اگر کوئی شاگرد (حفظ کا) دیکھ کر سنانا شروع کر دیتا تا کہ سبق یاد نہ ہونے کے باعث ڈانٹ ڈپٹ سے بچ جائے تو حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو علم ہو جاتا شاید سبق یاد نہ ہونے کی صورت میں تو سبق یاد کروا دیتے مگر دھوکہ بازی کے باعث بچے سرزنش سے نہیں بچا کرتے تھے۔ ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ ایک صاحب فرمانے لگے کہ میں اگر آپ کے پاس سے کچھ حالت بیداری میں چرا کر لے جاؤں تو آپ کبھی گرفت نہ کر سکیں گے۔ مذاق میں انہوں نے کچھ اشیاء لا کر رکھ دیں۔ مختلف اطراف میں چیزیں پڑی تھی۔ اس صاحب نے جونہی اشیاء پر ہاتھ مارا حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ وہ اس قدر بوکھلائے کہ انہیں کچھ سوجھتا ہی نہ تھا۔ پھر انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصرار کر کے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتا چلا؟ آپ نے فرمایا کہ اشیا میں مکھیاں بیٹھ گئی تھیں۔ آپ کے ہاتھ مارنے سے مکھیاں اڑیں تو میں نے سمت کا اندازہ لگایا اور یوں آپ پکڑے گئے۔ وہ ہمیشہ ہاتھوں کی بناوٹ سے احباب کو پہچان لیتے تھے۔

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ اپنے کمرے میں تشریف فرما ہوتے تو وہاں بیٹھے یہ بتا دیتے کہ فلاں نمبر کمرے میں اُستاذ موجود نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو کافی دیر بعد ملتا تو آپ اس سے مصافحہ کرتے ہی پہچان جاتے۔

حسن تدریس

ایک بہت ہی اعلیٰ اور مبارک وصف اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو یہ عطا فرمایا تھا کہ ان کی خواہش ہوتی تھی کہ میرے شاگرد بالکل میری طرح ہی پڑھنے لگیں۔ طلبا کو تجوید کے موافق پڑھنے کی بڑی سختی کے ساتھ ہدایت فرماتے اور ایک ایک لفظ پر نگاہ رکھتے تھے اور روک ٹوک فرماتے۔ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کے جوانی کے شاگرد آج کل کے عام قاریوں سے اچھا پڑھتے تھے۔ چنانچہ قاری محمد شاہد لکھنوی رحمہ اللہ لاہور تشریف لائے، حضرت قاری صاحب کے شاگردوں کا سن کر بہت خوش ہوئے اور حسن تدریس پر اپنا تاثر ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ صحت لفظی کا اس قدر خیال تو ہمارے مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنو کے اساتذہ بھی نہیں رکھتے تھے۔

بزرگوں اور اُساتذہ کا احترام:

حضرت قاری صاحب میں جہاں اور خوبیاں تھیں ان میں ایک بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ بزرگوں اور اساتذہ کا حد درجہ احترام فرماتے تھے۔ حضرت قاری کریم بخش رحمہ اللہ بلحاظ عمر حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ سے کوئی اتنے بڑے نہ تھے۔ بارہا ایسا دیکھا گیا کہ حضرت قاری کریم بخش رحمہ اللہ آپ کو مدرسہ تجوید القرآن میں شاگردوں کے سامنے ڈانٹ رہے ہیں اور وہ تسلیم و رضا کا پیکر بنے اس طرح کھڑے ہیں جیسا کوئی چھوٹا بچہ ہو اور اف تک نہیں کرتے۔ اسی تواضع کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کو ہر ایک کی نگاہ میں معزز بنا دیا تھا۔

ہمہ گیر شخصیت:

حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کی طبیعت باوجود اعتقاد و عمل کی پختگی کے ملنسار اور ہمہ گیر واقع ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مدرسہ تجوید القرآن کی بنیاد رکھتے وقت آپ نے اہل سنت کے مکاتب ثلاثہ یعنی دیوبندی، اہل حدیث اور بریلوی تینوں مکاتب فکر کے مقتدر اور ممتاز ترین علما کو اس تقریب میں مدعو فرمایا۔ چنانچہ دیوبندی مکتب فکر کی طرف سے راس الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کو، اہل حدیث مکتب فکر کی طرف سے حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کو اور بریلوی مکتب فکر کی طرف سے حضرت مولانا ابوالحسنات رحمہ اللہ کو شرکت کی دعوت دی اور یہ تینوں حضرات تشریف لائے مگر عین بنیاد رکھنے کے وقت ان تینوں حضرات نے امام القراء حضرت عبدالمالک رحمہ اللہ کو اپنا نمائندہ چن لیا۔ اس طرح بنیاد کی پہلی اینٹ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک سننے کا شوق:

حضرت قاری صاحب کو قرآن پاک سننے کا بہت شوق تھا۔ خصوصاً جب سے آپ کو قراء مصر کی قاہرہ ریڈیو سے تلاوتوں کا معلوم ہوا تو اس وقت سے اس شوق نے عشق کی کیفیت اختیار کر لی تھی۔ شام ۴ بجے سے لے کر گیارہ بجے رات کے اوقات میں باستثناء اوقات نماز کے شاید ہی کوئی تلاوت ایسی ہوتی ہو جسے آپ نہ سنتے ہوں۔

اَساتذہ:

① حضرت مولانا قاری خدا بخش کانٹھوی رحمہ اللہ

② حافظ عبد اللطیف رحمہ اللہ

③ حضرت قاری کریم بخش رحمہ اللہ

تلامذہ

① حضرت قاری محمد شریف رحمہ اللہ

② حافظ قاری زید مقبول

③ مولانا سید ابو بکر غزنوی رحمہ اللہ

④ حافظ قاری حامد حسن

⑤ حافظ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

⑥ حافظ قاری مسافر جان مدرس مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور

⑦ حافظ قاری محمد سعید جیا موسیٰ

⑧ حافظ قاری اشفاق الٰہی لاہور

⑨ حافظ قاری محمد مشتاق لاہور

⑩ حافظ قاری خلیل الرحمٰن مظفر آبادی، سعودی عرب

⑪ حافظ قاری فیوض الرحمٰن ڈائریکٹر مذہبی امور ڈی ایچ اے کراچی

⑫ حافظ قاری محمد اکبر شاہ مظفر آبادی

⑬ حافظ قاری محمد اقبال راولپنڈی

⑭ حافظ قاری محمد عبد الغنی لاہوری

⑮ حافظ قاری محمد نذیر مکی مسجد لاہور

⑯ حافظ قاری محمد عمر ہزاروی

وفات

۲۳ / جون ۱۹۷۰ء بروز منگل جیا موسیٰ لاہور میں وفات پائی۔ نماز جنازہ قاری محمد رفیع رحمہ اللہ نے پڑھائی۔ آپ جیا موسیٰ کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ